Postal Reg. No.PB\0258\2002

بسم اللّٰه الرَّحمن الرَّحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

21 ربیع الثانی 1423 ہجری 3 وفا 1381 ہش 3 جولائی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 29 جون 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'نور' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔ آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ حضور انور کو کسی قدر ضعف ہے۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے

...........﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾...........

"شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی خلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل الایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہے تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کرلو تاکہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواکرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا، تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں، اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۱)

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری ازراہ شفقت مرحمت فرما دی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ ......زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اخبار ’’منصف‘‘ کے جواب میں

قسط-4

گزشتہ گفتگو میں ہم اخبار منصف کے جواب میں بادلائل تحریر کر چکے ہیں کہ گزشتہ چودہ سو سال میں بزرگان امت نے ختم نبوت اور’لا نبی بعدی‘ کی وہی تعریف وتشریح کی ہے جو آج سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمائی ہے۔

اب ہم ’منصف میں شائع ہونے والے مضمون کے اس حصہ کا جواب دیتے ہیں کہ:-

’’قادیانی حضرات کے یہاں تذکرہ نامی ایک کتاب ہے جس کو وہ وحی مقدس کہتے ہیں اور اس کو وہ خدا تعالی کی آخری کتاب مانتے ہیں‘‘

پھر لکھا ہے کہ :-

’’مرزا صاحب نے اپنی ان عبارتوں اور اقوال میں کھلے اور صاف لفظوں میں اپنے فرقہ کے لئے بالکل الگ وحی اور قرآن کو تسلیم کیا ہے‘‘(منصف حیدر آباد 02-5-17 صفحہ 3)

مضمون کے مذکورہ حصہ کو درج کرنے کے بعد ہم سب سے پہلے اس قرآنی فیصلہ کو دہراتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین ۔اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ کی اشاعت کرتے ہیں ۔تذکرہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور ان رؤیا کشوف کا مجموعہ ہے جو آپ نے اپنی مختلف کتب میں تحریر فرمائے ہیں اور جو کتابی شکل میں ’’تذکرہ‘‘ کے نام سے موسوم ہیں۔نہ تو ہم احمدی اس کتاب کو قرآن مجید سمجھتے ہیں اور نہ قرآن مجید کے برابر خیال کرتے ہیں۔بلکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک سچی وحی کے طور پر خیال کرتے ہیں۔آنخضرت صلی الہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئیں گے تو اللہ تعالی ان پر وحی نازل فرمائے گا۔چنانچہ مسلم کتاب الفتن کی مشہور لمبی حدیث جس میں دجال اور مسیح موعود کا تذکرہ ہے اس میں صاف طور پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنے والے مسیح موعود پر اللہ تعالی وحی نازل فرمائے گا۔چنانچہ حدیث مبارک کے الفاظ اس طرح ہیں:-

’’اذ اوحی اللہ تعالی الی عیسیٰ انی قد اخرجت عبادا لی لایدان لاحد لقتالھم فحرز عبادی الی الطور. (مسلم کتاب الفتن)

یعنی اللہ تعالی عیسی علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا (اور وحی کے الفاظ یوں درج ہیں) کہ میں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کیے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں اس لئے میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف محفوظ طریق پر لے جاؤ۔

اب وہ غیر احمدی علماء جو یہ کہتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا دروازہ بند ہے اس حدیث کی روشنی میں خود ہی غلط ثابت ہو گئے۔

بعض لوگ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ حدیث بھی منسوب کرتے ہیں کہ ’لا وحی بعد موتی‘ کہ میری وفات کے بعد وحی نہیں ہوگی۔اس تعلق میں علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔

حدیث ’’لاوحی بعد موتی‘‘ باطل .وما اشتھر ان جبریل لا ینزل الی الارض بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو لا اصل لہ (روح المعانی جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 65)

کہ حدیث ’’لا وحی بعد موتی‘‘ باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریل آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوگا اس کی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں صاف طور پر تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء کے کامل متبعین پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔چنانچہ آپ ’’فرماتے ہیں:-

’’ان کلامہ سبحانہ (وتعالیٰ) مع البشر قد یکون شفاھا وذالک الافراد من الانبیاء وقد یکون ذالک لبعض الکمال من متابعیھم ...... واذا اکثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم مسمی محدثا (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 15 جلد نمبر 2 صفحہ 99)

یعنی اللہ سبحانہ تعالی کا بشر سے کلام کرنا کبھی تو روبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی انبیاء کے متبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ محدث کہلاتا ہے۔

اور یہ جو احادیث مذکورہ مضمون میں درج کی گئی ہیں جن میں سے پہلی حدیث کنز العمال کی ہے اور جو دراصل سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس وقت کا فرمان ہے جبکہ آپ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت فرمایا تھا۔الیوم فقدنا الوحی ......عند اللہ عزوجل۔تو اس سے مراد وہ شرعی وحی تھی جو قرآن مجید کی شکل میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی۔ورنہ قرآن مجید نے امت محمدیہ کے صلحاء پر فرشتوں کے نزول اور وحی کی ممانعت نہیں فرمائی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

’’اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہ ثم اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّۃِ الَّتِی کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدہ :۳۱)

کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں فرشتے ان پر یہ پیغام لے کر اترتے ہیں کہ ڈرو نہ اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کی بشارت پاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

پس قرآن وحدیث اور بزرگان امت سے واضح طور پر ثابت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا کے نیک بندوں پر غیر شرعی وحی کا نزول ہو سکتا ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے تو اس بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

’’آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی جو اس کو چھوڑے گا جہنم میں جائے گا یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اس امت کے لئے مخاطبات ومکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرن مجید کی سچائی اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔(پیغام امام صفحہ 31-30 تقریر لدھیانہ 1905)

پس گزشتہ مضمون سے بزرگان امت کی قرآن وحدیث کی تشریح سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ امت میں غیر شرعی نبی اور امتی نبی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔اب یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ جس کو چاہے دے جب چاہے عطا کرے ایک کو دے یا ہزاروں کو دے کوئی انسان اپنی طرف سے اللہ کی مرضی کے سامنے زبان نہیں کھول سکتا۔اور جو یہ زبان درازی کرتا ہے کہ کیا ایک مرزا صاحب ہی رہ گئے تھے کہ اللہ ان کو نبی بنائے باقی افراد امت کو کیوں نہیں بنایا تو ایسے زبان دراز شخص کو خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب اور کس طرح اپنی رسالت کو قائم فرمائے انسان جو اللہ کی ایک ضعیف مخلوق ہے اس کو خدا کے اس مقام واختیار میں زبان کھولنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

اسی طرح مذکورہ مضمون میں رشید احمد گنگوہی کے اس فتوی کی روشنی میں کہ احیائے حق کیلئے جھوٹ بولنا جائز ہے درج ذیل بات بھی لکھی ہے پہلے ہم اس کو درج کرتے ہیں پھر اس کا جواب قرآن مجید کی روشنی میں دیں گے۔

منصف کے مضمون میں لکھا ہے:

’’قادیانی حضرات کے یہاں قادیان کے جلسہ میں شرکت حج کہلاتی ہے‘‘

اس کے جواب میں ہم قرآنی الفاظ میں صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہ جھوٹ بولنے والوں اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والوں پر خدا کی لعنت۔☆☆(باقی) (منیر احمد خادم)

پاکستان میں جہادی گروپ اور مذہبی انتہا پسند سیاسی جماعتیں انتخاب میں حصہ نہیں لے سکیں گی

پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ جس کا نفاذ 27 جون کو ہو چکا ہے، پاکستان کے جہادی گروپوں اور مذہبی انتہا پسند سیاسی جماعتوں کے آئندہ اکتوبر انتخابات میں حصہ لینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ جہادی اور سیاسی مذہبی پارٹیاں غیر ملکوں سے اپنی سیاسی سرگرمیوں کیلئے چندہ بھی اکٹھا نہیں کر سکیں گی۔اخبار نیوز کے مطابق یہ آرڈیننس جزوی طور پر نافذ العمل بھی ہو گیا ہے۔آرڈیننس کے مطابق ان سیاسی پارٹیوں کو بھی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی جس کا سیاسی ایجنڈا نسل پرستی، علاقہ پرستی یا علیحدگی پسندی ہوگا۔

دوسری طرف پاکستان کی سیاسی اور مذہبی پارٹیوں نے حکومت کے اس آرڈیننس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے جن میں جماعت اسلامی، جمعیۃ العلماء اسلام وغیرہ گروپ خاص طور پر شامل ہیں۔

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
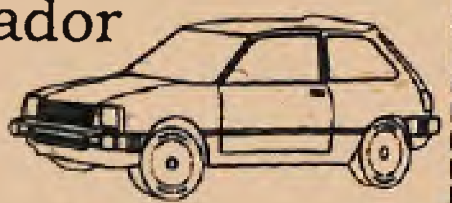
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

خطبہ جمعہ

وہ جو خدا کے مامور و مُرسل کی پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے

تکبر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔

جو لوگ تکبّر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُتَکَبِّر اور کبریائی کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۶/اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۶/شہادت ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين-

آج سے اللہ تعالیٰ کی صفات: کِبر، کِبْرِیَائی، تکبُّر اور اِسْتِکْبَار کا مضمون بیان کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ سب سے پہلے مَیں ان الفاظ کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں۔

حضرت امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ الکِبْرُ وَ التکبُّر وَالاِسْتِکْبَارُ کو معنی کے لحاظ سے قریب قریب بیان فرماتے ہوئے ”المفردات“ میں لکھتے ہیں:

کِبْر وہ حالت ہے جس کے سبب سے انسان عُجب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور عُجب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا خیال کرے۔ اور سب سے بڑا تکبر قبولِ حق سے انکار اور عبادت سے انحراف کر کے اللہ تعالیٰ پر تکبّر کرنا ہے۔

اَلاِسْتِکْبَار دو طرح پر آتا ہے: ایک یہ کہ انسان بڑا بننے کا مقصد اور اس کے لئے جستجو کرے اور یہ بات اگر بر محل اور ایسے موقع پر ہو جس پر تکبّر کرنا انسان کو سزاوار ہے تو محمود یعنی محلِ مدح میں ہوگا۔

دوسرے یہ کہ انسان جھوٹی بڑائی کا اظہار کرے اور ایسے اوصاف کو اپنی طرف منسوب کرے جو اس میں موجود نہ ہوں۔ یہ طریق مذموم یعنی محلِ ذَم میں ہے۔ قرآن کریم میں اسی دوسرے معنی میں خداتعالیٰ کے یہ قول ہیں: أَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ، فَاسْتَکْبَرُوا فِی الاَرْض، فَاسْتَکْبَرُوا وَ کَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِین۔

یہاں فَاسْتَکْبَرُوْا کے الفاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پر کان دھرنے سے اُن (کی قوم) کے تکبر کرنے، خودپسندی اور نخوت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جبکہ وَ کَانُوْا قَوْمًا مُجْرِمِیْن کے الفاظ سے یہ بتایا ہے کہ ان کے سابقہ جرائم نے ہی انہیں تکبر پر اُکسایا تھا اور یہ تکبر ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی بلکہ یہ تو اُن کا شیوہ بن چکا تھا......

علامہ راغبؒ مزید فرماتے ہیں: لفظ التَّکَبُّر کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ حقیقۃً کسی کے افعالِ حسنہ بہت زیادہ ہوں اور وہ ان میں دوسروں سے بڑھا ہوا ہو۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ صفت تکبّر سے متصف ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: العَزِیْز الجَبّار المُتکبّر۔

دوسرے معنے یہ کہ کوئی مصنوعی طور پر تکلّف اور جھوٹ کی راہ سے کسی بات میں کمال کا ادّعا کرے۔ ان معنوں میں یہ انسانوں کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جیسے فرمایا: فَبِئس مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْن۔

چنانچہ معنی اوّل کے لحاظ سے یہ صفاتِ محمودہ میں داخل ہے اور معنی ثانی کے لحاظ سے صفتِ ذم ہے......اور اَلْکِبْرِیَاءُ اطاعت اور فرمانبرداری کے درجہ سے اپنے آپ کو بلند سمجھنے کو کہتے ہیں اور یہ صفت خدا کے سوا کسی اَور کو زیبا نہیں ہے۔ چنانچہ فرمایا: وَلَهُ الْکِبْرِیاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض اور اس کا ثبوت اس حدیث قدسی سے بھی ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الکِبْرِیاءُ رِدَائِی وَالعَظَمَةُ اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنی فِی واحِدٍ مِنْهُمَا قَصَمْتُهُ یعنی کبریاء میرا اوڑھنا اور عظمت میرا بچھونا ہے۔ پس جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا تو مَیں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

التَّکْبِیْر: کسی کو بڑا سمجھنے اور اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو ظاہر کرنے اور اسی طرح اس کی عظمت کا احساس کرنے اور اس کو تسلیم کرنے پر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: **وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدَاکُمْ**۔ (مفردات امام راغبؒ)

ان کے لغوی معنے بیان کرنے کے بعد اب سب سے پہلے اس مضمون سے تعلق رکھنے والی قرآن شریف کی چند آیات اور احادیث پیش کی جائیں گی۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات پیش کئے جائیں گے۔

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۲)

اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو (گویا) کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔ اور تو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر۔

پھر سورۃ الحج کی ۳۸ویں آیت ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ. کَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدَاکُمْ. وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ﴾۔

ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

پھر دو آیات ہیں سورۃ المدثر کی: ﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَکَبِّرْ﴾ (سورۃ المدثر: ۲-۴)۔ اے کپڑا اوڑھنے والے! اُٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر۔ اور اپنے ربّ ہی کی بڑائی بیان کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ ”میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کی وصیت کرتا ہوں“۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کو اگر کوئی مسلمان ہمیشہ یاد رکھے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (ایک یہ کہ) ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے اور (دوسری یہ کہ) سونے سے قبل تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے“۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

پھر سورۃ الحشر کی ۲۴ویں آیت: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ﴾۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

پھر سورۃ الجاثیہ کی ۳۷ویں اور ۳۸ویں آیت:﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔

پس اللہ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں کا ربّ اور زمین کا ربّ ہے (یعنی وہی) جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: .... جنت عدن میں لوگوں اور رؤیت باری تعالیٰ کے درمیان صرف کبر کی ایک چادر جو اس کے چہرے پر ہے، حائل ہوگی۔ (بخاری. کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا یہاں تک کہ اسے علّیین میں جگہ دے گا، اور جس نے اللہ کے مقابل ایک درجہ تکبّر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فخر اور تکبر، کثرت سے اونٹ پالنے والے بادیہ نشینوں میں ہوتا ہے۔ اور سکینت اور اطمینان بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہوتی ہے۔ اور ایمان یَمَنی ہے اور حکمت بھی یَمَنی ہے۔

(بخاری، کتاب المناقب)

یمنی سے مراد یہ ہے کہ بابرکت، قوت والی اور قدر و منزلت بڑھانے والی چیز۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام تک نہ کرے گا، نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (وہ تین قسم کے لوگ یہ ہیں) بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور وہ مفلس جو متکبر ہو۔

(صحیح مسلم. کتاب الایمان)

حضرت جُندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم، اللہ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ مَیں نے یقیناً اسے بخش دیا اور (اے قسم کھانے والے) مَیں نے تیرے اعمال ضائع کر دیئے۔

(صحیح مسلم. کتاب البرّ والصّلۃ والآداب)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک شخص نے بائیں ہاتھ سے کچھ کھایا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: مَیں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: تجھے کبھی بھی اس کی توفیق نہ ملے۔ اسے ایسا کرنے سے صرف تکبر نے باز رکھا ہے۔ (صحیح مسلم. کتاب الأشربه)

اس کے ہاتھ کو فالج ہی ہو گیا۔ جس ہاتھ سے اس نے کہا تھا کہ اسی ہاتھ سے کھاؤں گا اس کو پھر اس سے کھانے کی توفیق نہیں ملی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو تکبر سے اپنا تہہ بند گھسیٹتا ہے۔ (صحیح بخاری. کتاب اللباس)

تہہ بند گھسیٹنا جو ہے یہ تکبر اور نخوت کی علامت ہے۔ ملکاؤں میں بھی کسی زمانہ میں انگریزوں کی ملکاؤں میں یہ رواج تھا کہ بہت لمبا پیچھے کپڑا گھسٹتا آتا تھا۔ اور نوکرانیاں اس کو اٹھا کر پھرتی تھیں۔

❁ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❁

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

❁ دعا کو ترک کرنا گناہ ہے ❁

طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
❁Auto Traders❁
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ بعض دفعہ آپ کا کپڑا بھی زمین پر گھسٹا کرتا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ تکبر کی وجہ سے نہیں کر رہا۔ یہ طبیعت کی سادگی کی وجہ سے ہے۔ پس جو تکبر کر کے اپنا کپڑا گھسیٹے گا یعنی بہت لمبی چیزیں پہنے گا تا کہ اس کی شان بلند ہو یہ محض نفس کا دھوکہ ہے اور اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے میرے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے خوش خُلق ہیں۔ اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں اور فصاحت و بلاغت دکھانے کی خاطر منہ پھلا پھلا کر بات کرتے ہیں اور مُتَفَيهِق ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مُتَفَيهِق کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: تکبر کرنے والے۔

(سنن ترمذی. کتاب البرّ والصّلۃ)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ کی تفسیر کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُتَكَبِّرُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جان لیجئے کہ اَلْمُتَكَبِّرُ مخلوق کے حق میں ایک ایسا نام ہے جو مذمّت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ متکبر وہ ہوتا ہے جو کبر کا اظہار کر رہا ہو۔ اور مخلوق میں اس چیز کا ہونا ایک نقص ہے کیونکہ اسے تکبر کرنا اور تعلّی کرنا زیبا نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انسان کے ساتھ متکبر کا لفظ استعمال کرنے میں حقارت، ذلّت اور مسکنت لگی ہوئی ہے۔ پس جب انسان اپنی شان کو بڑھا بڑھا کر بیان کرتا ہے تو ایسا کرنے میں وہ جھوٹا ہوتا ہے اور لفظ متکبر کا انسان کے بارے میں استعمال اس کے لئے مذمّت کا باعث ہے۔ ہاں البتہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ہر قسم کی بڑائی اور کبریائی زیبا ہے۔ پس جب وہ اپنی کبریائی کو ظاہر کرتا ہے تو ایسا کرنے سے وہ اپنی بزرگی اور اپنی علوّشان بیان کرنے میں بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور اَلْمُتَكَبِّرُ کا اللہ تعالیٰ کے حق میں استعمال اللہ تعالیٰ کی انتہائی تعریف پر دلالت کرتا ہے۔ (رازیؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"متکبر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہیں پہنچتا اور کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ مَیں نے ایسے نظارے خود دیکھے ہیں۔ جوشِ تکبر میں جن پر ظلم کیا، جنہیں ذلیل سمجھا۔ آخر اُنہی کے ہاتھوں بلکہ میخ والے جوتوں سے پٹوایا گیا۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان. ۸/دسمبر ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اَلْكِبْرُ الَّذِىْ هُوَ رَاْسُ السَّيِّاٰتِ وَالضَّلَالِ الَّذِىْ يُبْعِدُ عَنْ طُرُقِ السَّعَادَاتِ"۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد۷ صفحہ ۱۴۶)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کبر برائیوں اور گمراہی کا سر ہے جو (انسان کو) خوش بختی اور سعادت سے دور لے جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"کوئی شخص محبتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دُور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر مُتَصَدِّعًا ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجبِ گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل. صفحہ ۵۱۰. ۵۱۱. جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷. ۴۳۸. جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں، متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۶۔جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"مَیں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں تو بُت پرستی کو رد کرنے آیا ہوں نہ یہ کہ مَیں خود بُت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مَیں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ ۳۱۰۔جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے نتیجے میں زقوم کا درخت دوزخ میں ہوا اور وہ بداعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبر اور خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔"(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۵۷۳ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پاک ہونے کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۳،جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ مَیں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سر چشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اُس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اُس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اُس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سر چشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ ۴۰۲،۴۰۳)

اب آخر پر ایک الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے:

اَلْمُتَکَبِّرُ یہ خدا کا کام ہے۔ "اللہ اکبر"۔

(بدر، جلد ۱ نمبر ۳۰، مورخہ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔تذکرہ صفحہ ۵۷۴ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فقرہ ہے کہ اَلْمُتَکَبِّرُ یہ میرے متعلق نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا کلام ہے کہ اللہ اَلْمُتَکَبِّرُ ہے۔ اللہ اکبر۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

کی حیرت انگیز صداقت کے نشانات کا ظہور

محمد عظمت اللہ قریشی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور

قسط-2 آخری

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز اقتباسات پیش ہیں جنہیں آب زر سے لکھا جانا چاہئے۔ آج سے ٹھیک گیارہ سال پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ:-

جہاں تک امریکہ کا اپنا خیال ہے صدر بش کا اپنا خیال ہے وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے اب سب دنیا کو اپنی ایڑی کے پیچھے لگا لیا ہے اور اس سے وہ شکاریوں کا محاورہ Heal کرنا یاد آجاتا ہے۔ جب بندوق کے شکاری، کتوں کی مدد سے شکار کو نکلتے ہیں تو کتے کو ایڑی کے پیچھے لگانے کو Heal کرنا کہتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے انگلستان کو بھی Heal کر لیا دوسرے اتحادیوں کو بھی Heal کرلیا اور جس شکار پر نکلتے ہیں ان Heal ہوئے ہوئے ساتھیوں کے بعد اور بھی کچھ جانور ہیں جو اس شوق میں اور اس امید پر ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ جب شکار ہوگا تو بچا کھچا ہمیں بھی ملے گا۔ یہ صدر بش کا تصور ہے۔ ان تمام اقدامات سے متعلق جواب تک کویت کے نام پر عراق اور مسلمان دنیا کے خلاف کئے جا چکے ہیں لیکن ایک اور پہلو سے دیکھیں تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے اور یقیناً یہ کہنا زیادہ درست ہے کہ صدر بش سے زیادہ یا امریکہ سے زیادہ اسرائیل کو یہ حق ہے کہ یہ کہے کہ ہم نے سب دنیا کو Heal کرلیا ہے۔ اور امریکہ بھی ہمارے پیچھے اسی طرح چل رہا ہے جس طرح شکاری کے ساتھ کتے اس کی ایڑی کے پیچھے چلتے ہیں اور یہ تصویر زیادہ درست ہے اور دنیا اسی نظر سے ان سارے حالات کا جائزہ لے رہی ہے۔

فرمایا:- ساری مغربی دنیا میں آپ کی آنکھیں یہ پڑھتے پڑھتے پک چکی ہونگی کہ مسلمان Terrorist اور مسلمان Terrorist اور مسلمان Terrorist اور مسلمان Terrorist فلسطینی Terrorist اور فلاں Terrorist اسلام اور Terrorism کو ایک جان ایک قالب بنا کر دکھایا گیا ہے ایک ہی جان اور ایک ہی وجود کے دو نام ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اسرائیل Terrorism کا بانی مبانی ہے عربوں کے کھیتوں میں ایک سانڈ چھوڑا ہوا ہے عام کھیتوں میں جو سانڈ چھوڑے جاتے ہیں وہ تو سبزیاں کھاتے ہیں یہ ایک ایسا سانڈ ہے جو خون پی کر پلتا ہے اور گوشت کھا کر بڑھتا ہے اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔

......ایک ہی بات بالآخر سمجھ آتی ہے کہ مغربی دنیا در حقیقت اسلام سے گہری دشمنی رکھتی ہے اور اس دشمنی کے پس منظر میں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا تاریخی رقابتیں بھی ہیں اور اس دشمنی کی وجہ ایک وہ خوف بھی ہے جو جاہل ملاں اسلام کے متعلق مغربی دنیا اور دوسری دنیا کے دلوں میں پیدا کرتا ہے اپنی جہالت سے اسلام کا ایک ایسا تصور پیش کرتا ہے جس سے دنیا خوف کھاتی ہے کہ یہ لوگ اگر طاقت پائیں گے تو ہم پر جبر و تشدد کریں گے اس مسئلے کے متعلق بعد میں جب مسلمانوں کو مشورہ دونگا تو پھر اس ذکر کو چھیڑوں گا۔......آپ یہ سنکر حیران ہوں گے کہ ۸۰۰ سال تک سپین پر مسلمانوں نے جو حکومت کی ہے اس تاریخ میں ایک واقعہ بھی کسی یہودی پر ظلم کا آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ مسلمانوں کی طاقت کے ادوار میں جب بھی آپ جس دور پر بھی نظر ڈالیں ایک دوسرے پر ظلم تو آپ کو دکھائی دے گا اور وہ بھی اس وقت جب ملاں ایک فرقے کے ماننے والوں کو دوسرے فرقوں کے ماننے والوں کے خلاف بھڑکاتا رہا لیکن یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف اسلام کی تاریخ میں آپ کو کوئی مظالم دکھائی نہیں دیں گے۔ تین ایسے قبائل ہیں جن کا تاریخ اسلام کے آغاز سے تعلق ہے جنہوں نے بار بار معاہدہ شکنی کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے دھوکے کئے ان کے خلاف جنگ کے دوران حملہ آوروں سے ملتے رہے ان تین قبائل کے خلاف بالآخر مسلمانوں کو کاروائی کرنی پڑی۔ وہ قبائل ہیں بنی قینقاع، بنونظیر بنو قریظہ۔

......۸۷۹ق م میں اسیرین کے دور استبداد کے آغاز میں وہاں کے فاتح بادشاہ نے اپنے محل کے سامنے ایک مینار تعمیر کیا اس مینار پر یہ عبارت کندہ تھی کہ میں کھالیں کھچوانے والا بادشاہ ہوں جس شخص نے مجھ سے ٹکر لی ہے میں نے اس کی کھال کھچوادی اور یہ مینار جو تم دیکھ رہے ہو اس پر ساری کی ساری انسانی کھالیں منڈھی ہوئی ہیں اور اس مینار کی چوٹی پر تم جو پنجر دیکھ رہے ہو نیزے پر گڑھا ہوا وہ بھی انسانی پنجر ہے اور اس مینار کے اندر بھی انسان زندہ چنے گئے تھے پس میں وہ بادشاہ ہوں جو کھالیں کھچوانے والا اور ہلاکت کا بادشاہ ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دعویٰ تھا کہ میں یہ سب کچھ نیکی کی خاطر کر رہا ہوں اور دراصل اسیرنیز کی جنگ نیکی اور بدی کی جنگ ہے ہم نیکیوں کے نمائندہ ہیں اور باقی سب دنیا بدیوں کی نمائندہ ہے۔

میں نہیں جانتا صدر بش نے اس تاریخ کا مطالعہ کیا ہے یا نہیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 1991ء)

آپ نے فرمایا تھا:- اوّل تو یہ کہ جب خود خدا کے بندے توحید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں اور اسلام کے پاکیزہ اصولوں کو اپنانے کی بجائے دشمنوں کے ناپاک اصولوں کو اپنالیں تو خدا نہ اِدھر رہتا ہے نہ اُدھر رہتا ہے اور یہ حق و باطل کی جنگ نہیں رہتی۔

ایک ذراسی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

مگر مغربی دنیا کے عرب دوستوں کے متعلق حیرت سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ذراسی بات تو درکنار عالم اسلام پر قیامت بھی ٹوٹ پڑے تو ان کے برسوں کے یارانے نہیں جاتے اور ان سے دوست پہچانے نہیں جاتے......عالم اسلام میں نہایت ہی خوفناک ایسی باتیں رائج ہیں جو اسلام کے ساتھ بے وفائی کا حکم رکھتی ہیں اور بجائے اس کے کہ اسلام کی عادلانہ تعلیم کو سمجھیں اور قبول کریں اسلام کو دنیا کے سامنے ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جس کا عدل کے ساتھ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں اس میں سب سے بڑا قصور ملاں اور سیاستدان کا ہے۔ ان دونوں کی گٹھ جوڑ کے نتیجے میں اسلام کے نظام عدل کو تباہ کیا جارہا ہے۔ لیکن ایسے نظریات اسلام کی طرف منسوب کر کے پیش کئے جارہے ہیں جن کے نتیجے میں بیرونی دنیا میں اسلام کی تصویر ظالمانہ طور پر مسخ ہو کر پیش کی جارہی ہے اور ہر اسلامی ملک سے بھی امن و امان اٹھتا چلا جارہا ہے۔

پہلا نظریہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تلوار کا استعمال نظریات کی تشہیر میں نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے اور تلوار کے زور سے نظریات کو تبدیل کر دینے کا نام اسلامی جہاد ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حق صرف مسلمانوں کو ہے عیسائیوں یا یہود یا ہندوؤں یا بدھوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے نظریہ کو بزور تبدیل کریں۔ لیکن خدا نے یہ حق سارے کا سارا مسلمانوں کے سپرد کر رکھا ہے۔ کیسا غیر عادلانہ کیسا جاہلانہ تصور ہے۔ لیکن اسے اسلام کے نام پر ساری دنیا میں پھیلایا جارہا ہے۔

پھر دوسرا جزو اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہو جائے تو کسی کا حق نہیں بنتا کہ اسے موت کی سزا دے۔ تمام دنیا میں جہاں کوئی چاہے اپنے دین کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوتا رہے۔ دنیا کے کسی مذہب کے ماننے والوں کو یہ حق نہیں کہ اسے موت کی سزا دیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمان دوسرا مذہب اختیار کر لے تو دنیا کے ہر مسلمان کا حق ہے کہ اس کی گردن اڑا دے۔ یہ اسلام کا دوسرا منصفانہ اصول ہے جو اسلام کے علمبردار خدا اور قرآن کے نام پر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ شریعت اسلامیہ کو زبردستی ان شہریوں پر بھی نافذ کریں جو اسلام پر ایمان نہیں لاتے لیکن دوسرے مذاہب کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی اپنی شریعت مسلمانوں پر نافذ کریں چنانچہ اس نظریہ عدل کی رو سے یہود کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ اپنی شریعت مسلمانوں پر نافذ کریں اور ہنود کو بھی یہ حق نہیں کہ مسلمانوں سے منوسمرتی میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق سلوک کریں پس یہ تیسرا اصول عدل ہے یہ صرف تین مثالیں ہیں لیکن حقیقت میں آپ مزید جائزہ لیں تو بہت سے اور امور بھی ایسے ہیں جن میں آج کے مولوی کا پیش کردہ تصور اسلام قرآن کریم کے واضح اور تین اصول عدل سے متصادم ہے اور اسے رد کرنے کے مترادف ہے۔ آج دنیا میں اسلام کے خلاف سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ہتھیار یہی وہ تین اصول ہیں جن کی فیکٹریاں مسلمان ملکوں میں لگادی گئیں ہیں یہود سب سے زیادہ کامیابی کے ساتھ ان تین اسلامی اصولوں کو یعنی نعوذ باللہ من ذالک اسلامی اصولوں کو مولویوں کے بنائے ہوئے اسلامی اصولوں کو کہنا چاہئے مغربی دنیا میں اور دوسری دنیا میں پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے تمہیں کس طرح امن نصیب ہوسکتا ہے ان لوگوں سے ہمیں کس طرح امن نصیب ہوسکتا ہے جن کا انصاف کا تصور اور عدل کا تصور ہی پاگلوں والا ہے جس کے اندر کوئی عقل کا شائبہ بھی دکھائی نہیں دیتا مسلمانوں کیلئے اور حقوق اور غیروں کیلئے اور حقوق، سارے حقوق دنیا میں راج کرنے کے مسلمانوں کو، اور سب غیر ہر دوسرے حق سے محروم اگر نعوذ باللہ من ذالک یہ قرآنی اصول ہے تو ساری دنیا اس اصول سے متنفر ہوگی اور مسلمانوں کو امن عالم کیلئے شدید خطرہ محسوس کرے گی۔ پس صرف یہی کافی نہیں کہ غیروں سے ان زیادتیوں کے شکوے کئے جائیں جو مسلمانوں پر کی جاتی ہیں اپنے پر بھی نظر ڈالنی چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ یہ زیادتیاں کیوں ہو رہی ہیں اور شاطر دشمن کس طرح مسلمانوں کے خلاف خود مسلمانوں کے بنائے ہوئے ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ پس امر واقعہ یہی ہے کہ اسلامی ممالک میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والے نہایت مہلک ہتھیاروں کی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں اور ملاں ان کارخانوں کو چلا رہے ہیں۔ اور بھاری تعداد میں دشمن ممالک میں یہ بھیجے جاتے ہیں اور ان کی برآمد ہوتی ہے اور پھر یہی ہتھیار عالم اسلام کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلمان سیاست دان کا بھی اس میں بڑا قصور ہے۔ انہوں نے خود اسلام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ملاں کے سپرد کر بیٹھے اور یقین کرلیا کہ ملاں اسلام کی جو بھی تصویر پیش کر رہا ہے وہی درست ہے لیکن ان کے ضمیر اور ان کی روشن خیالی نے اس تصویر کو رد کیا ہے لیکن یہ جرأت نہیں رکھتے کہ ان کے نظریات کو اسلامی سمجھتے

ہوئے بھی انکی مخالفت کرسکیں پس اس نفسیاتی الجھن نے تمام اسلامی سیاست کو مریض بنا رکھا ہے۔ دوغلا اور منافق بنا دیا ہے اپنے عوام ان ملاؤں کے سپرد کر دیئے ہیں جو از منہ وسطی کی سوچ رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے روشنی حاصل نہیں کرتے۔ اسلئے جب انہوں نے اپنے عوام کو ہی انکے ہاتھ میں دے دیا تو ان کی طاقت سے ڈر کر وہ کھلم کھلا یہ کہنے کی جرأت نہیں رکھتے کہ یہ اصول غلط ہیں کیونکہ وہ خود بھی انکو نعوذ باللہ اسلامی اصول سمجھ رہے ہیں پس اب وقت ہے کہ حکومتیں ہوش کریں اور عالم اسلام جو دو نیم ہوا پڑا ہے سیاست کی دنیا الگ ہے اور مذہبی سوچ کی دنیا الگ ہے اور ان دونوں کے درمیان تصادم ہے یہ دوسرا خطرناک پہلو ہے جس کے نتیجے میں عالم اسلام کو خود اپنی طرف سے بھی خطرہ ہے اور اس خطرہ کی بیخ کنی ضروری ہے بلکہ فوری ہے ورنہ ایک نئے جہان کا نظام نو بنانے میں مسلمان کوئی کردار ادا نہیں کرسکیں گے۔ پس ضروری ہے کہ مسلمان حکومتیں واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کردیں کہ قرآن کے نظام عدل سے ٹکرانے والا کوئی نظریہ اسلامی نہیں کہلا سکتا۔

عالم اسلام کو میرا مشورہ یہی ہے کہ پہلے اسلام کی طرف لوٹو اور اسلام کے دائمی اور عالمی اصولوں کی طرف لوٹو پھر دیکھو گے خدا کی برکتیں کس طرح تم پر نازل ہوتی ہیں۔

دوسرا اہم مشورہ یہ ہے کہ علم وفنون کی طرف توجہ کرو نعرہ بازیوں میں کتنی صدیاں تم نے لگا دیں تم نعرے لگا کر اور شعر و شاعری کی دنیا میں مولوی کو شہبازوں سے لڑاتے رہے اور شہباز تم پر جھپٹتے رہے اور کچھ اپنا نہ بنا سکے۔ دوسری قومیں علم وفنون میں ترقی کررہی ہیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں تم پر ہر پہلو سے فتحیاب ہوتی رہیں اور تم پر ہر پہلو سے فضیلت لے جاتی رہیں اب ان سے مقابلے کی سوچ رہے ہو۔ اور وہ آزمودہ ہتھیار جو ان کے ہاتھ میں تمہارے خلاف کارگر ہیں ان کو اپنانے کی کوشش نہیں کی۔ پس بہت ہی بڑی اہمیت کی بات یہ ہے کہ علم و فنون کی طرف توجہ دو اور مسلمان طالب علموں کے جذبات سے کھیل کر ان کو گلیوں میں لڑوا کر گالیاں دلوا کر ان کے اخلاقی تباہی کے سامان نہ کرو اور انکی علمی تباہی کے سامان نہ کرو اور پھر پولیس کے ذریعہ ان کو ڈنڈے پڑوا کر یا گولیاں چلوا کر ان کی جسمانی تباہی کے سامان نہ کرو ان کی عزتوں کی تباہی کے سامان نہ کرو اور اب تک تو تم یہی کھیل کھیل رہے ہو مسلمان نسلوں کو جوش دلواتے ہو اور پھر وہ بیچارے گلیوں میں نکلتے ہیں اسلام کی محبت کے نام پر پھر ان کو ذلیل اور رسوا کیا جاتا ہے ان پر ڈنڈے برسائے جاتے ہیں ان پر گولیاں برسائی جاتی ہیں اور کسی کو کچھ پتا نہیں کہ ہم سے یہ کیوں ہو رہا ہے اس لئے جذبات سے کھیلنے کے بجائے انکو حوصلہ دو ان کو سلیقہ دو ان کو تحمل کی تعلیم دو ان کو بتاؤ کہ اگر تم دنیا کی قوموں میں اپنا کوئی مقام بنانا چاہتے ہو تو علم و فضل کی دنیا میں اپنا مقام بناؤ۔ اس کے بغیر دنیا میں تمہارا واجب قابل عزت مقام نہیں ہو سکتا۔

(تلخیص خطبہ جمعہ فرمودہ 91-3-1)

پیارے آقا نے فرمایا تھا انسانی اقدار کو زندہ کرو انسانی شرافت کو زندہ کرو۔ حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو اس کے بغیر یہ ملک بچتا دکھائی نہیں دیتا۔ ایک ہی خطرہ ہے اس قوم کو ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو۔ اس قوم کو اور اس ملک کو ملائیت سے خطرہ ہے۔ یہ خطرہ حد اعتدال سے تجاوز کر چکا ہے یہ خطرہ بہت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے۔ سارے عالم اسلام کو لاحق ہو چکا ہے۔ تم ایک حصہ ہو اس خطرہ کا اس خطرہ نے ایران میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے۔ اس خطرہ نے عراق میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے۔ اس خطرہ نے لبنان میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے۔ اس خطرہ نے شام میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے۔ ایک ملائشیا میں اس کی شکل ظاہر ہوئی ہے۔ ایک شکل اس کی انڈونیشیا میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور اس خطرہ کے پیچھے خواہ اس کی کتنی ہی مختلف شکلیں موجود ہوں نہایت ہی خطرناک عالمی منصوبے کام کررہے ہیں۔ اور عالم اسلام کے خلاف عالمی سازشیں کام کررہی ہیں۔ پس یہ سارے عالم میں جو ظلم ہو رہا ہے اسلام پر اور اسلام ہی کے نام پر اس خطرہ کا ایک حصہ ہے اور اسی کھیل کا حصہ ہے جو پاکستان میں کھیلا جا رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 10 جون 1988ء)

پیارے آقا نے فرمایا تھا:

"جماعت کا فرض ہے کہ قوم کو متنبہ کرے اور سمجھائے اور آج کے سیاستدان کو خواہ وہ حکومت کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو یا حکومت سے باہر کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو، خوب اچھی طرح کھول کر دکھائے کہ پاکستان کی سیاست کو تباہ کرنے میں سب سے بڑا شاید ایک ہی ہاتھ ہے اور وہ مولوی کا ہاتھ ہے جن ملکوں میں ملائیت کا عذاب نازل نہیں ہوا وہاں سیاستیں آزاد ہیں اور ملائیت سے میری مراد صرف مسلمانوں میں جو خاص قسم کے علماء ہیں وہ نہیں ہیں بلکہ ملائیت سے میری مراد مذہبی جنون کا غلبہ ہے۔ جس حیثیت سے میں ملائیت کی بات کر رہا ہوں یہ ملائیت خواہ ہندو ازم میں نظر آئے خواہ بدھ ازم میں نظر آئے خواہ عیسائیت میں نظر آئے خواہ یہودیت میں نظر آئے جہاں بھی جب بھی ملائیت سیاست میں داخل ہوئی ہے اور سیاسی مزاج پر اس نے قبضہ کیا ہے وہاں اس نے ہمیشہ سیاست کو ہلاک کرکے رکھ دیا ہے۔ اور اس زہر کے بعد پھر سیاست زندہ نہیں بچ سکی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 1989ء)

آج بروز دوشنبہ چار مارچ 2002 کا دن ہے۔ صبح ٹی وی سے نشر ہونے والی خبروں میں سنا گیا کہ بھارت کے شمالی علاقوں میں زلزلوں کے جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ اور افغانستان کے علاقے میں اس سے سات ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

اس طرح گزشتہ ماہ فروری میں ہماچل پردیش میں طاعون کی موذی بیماری سے چار چھ ہلاکتیں ہوئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 5 اکتوبر 1902ء میں اپنی کتاب کشتی نوح میں طاعون کو بھی اپنے لئے نشان قرار دیا ہے۔

بات صرف اتنی ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور مرسل دنیا میں آتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ دو چیزیں لاتے ہیں۔

نمبر 1 انکو قبول کرنے والے مومنین کیلئے اللہ تعالیٰ سے بے انتہا فضل اور برکات۔

نمبر 2 ان سے استہزاء اور تمسخر سے پیش آنے والے منکرین اور مکذبین کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت ترین عذاب۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے باذن الٰہی ایک سو سال پہلے مسیح موعود وامام مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔ آج آپ کی جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل افضال اور برکات کا نزول ہو رہا ہے اور مخالفین کا کیسا برا حال ہے کیسا برا انجام ہے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

"یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس یہ اگر انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔"

(روحانی خزائن جلد 1 انجام آتھم ص 64)

فرمایا:

"دنیا مجھے قبول نہیں کرسکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ اور جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھے پسند کرتا ہے وہ اس کو پسند کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے وہ ضرور اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔"

(روحانی خزائن جلد 3 فتح اسلام ص 34)

پس آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا پر اس مضمون کا ختم کرتا ہوں۔ پیارے آقا فرماتے ہیں:

"پس ان کیلئے دعا کرنا ہمارا کام ہے ہم اس بات کیلئے پیدا کئے گئے ہیں کہ قول اور فعل ہی سے نہیں دعاؤں کے ذریعہ بھی اس دنیا کو بچانے کا انتظام کریں۔ پس اپنی دعاؤں میں بکثرت اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھیں فلسطین کیلئے بھی دعا کریں اور لبنان کیلئے بھی دعا کریں سعودی عرب کیلئے بھی دعا کریں اور یمن کیلئے بھی دعا کریں اور عراق کیلئے بھی دعا کریں اور ایران کیلئے بھی اور افغانستان کیلئے بھی اور پاکستان کیلئے بھی ایک ایک مسلمان ملک کا حال اپنے ذہنوں میں حاضر کرکے درد کے ساتھ اور تڑپ کے ساتھ ان کے بچنے کیلئے دعا کریں۔ یہ امت مرحومہ آج بہت ہی مظلوم ہے اتنے دکھوں میں مبتلا ہے کہ بعض دفعہ راتوں کو بے چین ہو کر میں خدا کے حضور گریہ و زاری کرتا ہوں کہ اے میرے مولیٰ ان کو بچا لے یہ ہم سے نفرتیں کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ لیکن ہماری محبت پر آنچ نہیں آئے گی۔ ہم تو ان کو سکھ دیکھ کر ہی راضی ہوں گے۔ اور ان کے دکھ دیکھ کر راضی نہیں ہوں گے۔

ان دعاؤں میں آپ شریک ہوں آج بھی شریک ہوں اور کل بھی شریک ہوں صبح بھی شریک ہوں اور رات کو بھی شریک ہوں عرب دنیا کے دکھ تو ہمارے لئے بطور خاص دکھ کا موجب ہیں۔ محسن اعظم ان لوگوں میں پیدا ہوا جس نے ہمیشہ کیلئے سارے زمانوں پر احسان فرمایا ہم اس احسان کو کیسے بھول سکتے ہیں آج اگر ہم روحانیت کی لذت پا رہے ہیں آج اگر ہم خدا سے آشنا ہیں تو عرب قوم ہی میں ہمارا وہ آقا اور محسن پیدا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آج ہم خدا آشنا ہو گئے ہیں اس احسان کو ہم کیسے بھلا سکتے ہیں ہمیں اس قوم سے گہری محبت ہے ان کے دکھ ہمارے دکھ ہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے دکھ سے بڑھ کر ہمارے دکھ ہیں ان کے دکھ تو تقسیم ہو چکے ہیں یہ تو اندرونی نفرتوں کا شکار ہو کر بعض عربوں کا دکھ محسوس کر رہے ہیں اور بعض عربوں کے دکھ میں خوشی محسوس کرنے لگے ہیں مگر ہمارے لئے ان سب کے دکھ ہمارے دلوں میں جمع ہو کر ایک دکھ بن چکے ہیں اسلئے بہت دعائیں کریں اور کثرت سے دعائیں کریں جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں ہمیں خدا نے امن کی ضمانت دی ہے۔ چنانچہ قرآن ہمیں بار بار یاد کراتا ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

پس ہمارے دکھ دوسروں کیلئے ہیں ہمارے خوف دوسروں کیلئے ہیں ہمارے حزن دوسروں کیلئے ہیں اس لئے بکثرت دعائیں کریں ذکر الٰہی پر زور دیں۔ صبح شام اٹھتے بیٹھتے بازاروں میں چلتے ہوئے اور گھروں کے اندر ہر وقت اپنی زبان کو ذکر الٰہی اور درود سے تر رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو قبول فرمائے اور سارے عالم اسلام پر رحمت کی بارش برسے آمین۔

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1983ء)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کے رحم میں زخم ہو گیا ہے کافی علاج کرنے پر بھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ زخم کافی بڑا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے فوراً آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب سے آپریشن میں کامیابی اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خان محمد ذاکر خان ہمبالوی سہارنپور۔ یوپی)

آئیوری کوسٹ (مشرقی افریقہ) کے شہر بسّم میں

آئیوری کوسٹ کے 21ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو ۲۱ واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ دینی روایات کے مطابق منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ دارالحکومت آبی جان سے تقریباً ۳۵ کلومیٹر دور ساحل سمندر پر واقع ایک خوبصورت شہر بسّم میں منعقد کیا گیا۔

ریڈیو، ٹی وی، اور اخبارات کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل پریس کانفرنس کی گئی جس میں ملک کے گیارہ مشہور اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے۔ اس کانفرنس میں جماعت کا تعارف اور جلسہ سالانہ کی اہمیت بتائی گئی۔ نیز بعد میں امیر صاحب نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ یہ کانفرنس ہر لحاظ سے دلچسپ اور مؤثر رہی اخبار نے اس کاروائی کو جلسہ سے قبل شائع بھی کیا۔

جلسہ گاہ

شہر کے وسط میں جلسہ گاہ کے لئے ایک وسیع سپورٹس کمپلکس حاصل کیا گیا۔ جلسہ گاہ اور سٹیج کو جھنڈیوں اور متعدد بینروں سے نہایت خوبصورت بنایا گیا۔

قیام وطعام

بسم شہر میں دو اسکول رہائش کے لئے حاصل کئے گئے۔ اور وی آئی پیز کے لئے ہوٹل میں انتظام کیا گیا۔ جلسہ سے دو روز قبل ہی لنگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جاری کر دیا گیا جو جلسہ کے تین دن بعد تک جاری رہا۔

ٹرانسپورٹ

تین بسیں جلسہ سے قبل اور بعد مہمانوں کے لانے اور لے جانے کے لئے مختص تھیں۔

طبی امداد

دوران جلسہ طبی امداد بھی مہیا کی جاتی رہیں۔ ڈاکٹر تورے خان صاحب اور خاکسار یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔

نمائش

ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب، لٹریچر اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء، بالخصوص حضور ایدہ اللہ کے دورہ آئیوری کوسٹ ۱۹۸۸ء کی یادگار تصاویر شامل تھیں۔

پہلا روز ۹ مارچ ۲۰۰۲ء

مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر سے قبل مکرم ڈاکٹر ادریس صاحب نے آنے والے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے ''اسلام ایک صلح پسند مذہب'' کے عنوان سے خطاب کیا۔

مہمانوں میں سے سابق میئر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔

دوسرا اجلاس

کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر مکرم ابوالقاسم تورے صاحب مشنری بسم نے ''شادی ایک بابرکت نظام'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مکرم صدیق آدم صاحب نے کی۔ اس اجلاس کے اختتام پر بھی نومبائعین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرا روز ۱۰ مارچ ۲۰۰۲ء

اختتامی اجلاس

دوسرے روز کے اجلاس کا آغاز مکرم عبد اللہ ودراگو صاحب افسر جلسہ سالانہ وصدر خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم معاذ عمر صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت پر تقریر کی۔ مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام احباب اور مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب ذکر الٰہی کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

☆ ملک کی خراب سیاسی صورتحال اور سفر کی مشکلات کے باوجود اس سال آئیوری کوسٹ کی ۱۰۳ جماعتوں کے ۱۸۲۵ افراد نے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جن میں ۱۵۵ ائمہ اور ۴۰ گاؤں کے چیفس شامل ہیں۔

میڈیا

۵ مشہور اخبارات نے جلسہ کی خبریں نہایت واضح اور اچھے رنگ میں شائع کیں۔ اور نیشنل ٹی وی پر خبر نامہ کے دوران جلسہ کی کاروائی دکھائی گئی۔

☆ دوران جلسہ مختلف شعبوں میں تقریباً ۲۰۰ کارکنان نے خدمت کی توفیق پائی۔ اور لجنہ کی ایک ٹیم نے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا۔

☆ اس جلسہ کے ذریعہ نومبائعین کی تربیت کا خاص موقع ملا۔

تأثرات

☆ چند غیر احمدی دوست جب جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو جماعت کا انتظام دیکھکر بے اختیار ان کے منہ سے نکلا واقعتاً جماعت احمدیہ ایک نہایت منظم جماعت ہے۔ اور بہت بڑے ارادے رکھتی ہے۔

☆ اخبارات کے دو نمائندے جب جلسہ گاہ پہنچے تو انہوں نے جلسہ گاہ کی آرائش وزیبائش انتظام اور نظم وضبط دیکھ کر کہا کہ ہمارا خیال تھا کہ یہ جلسہ بھی دوسرے مسلمانوں کے جلسوں کی طرح غیر منظم اور چھوٹا سا ہوگا۔ لیکن جلسہ گاہ اور پھر اتنی بڑی تعداد میں حاضرین کو دیکھکر لگتا ہے کہ احمدیت ایک منظم جماعت ہے جو کہ وسیع پیمانے پر اپنے اجتماعات منعقد کرتی ہے۔

(وسیم احمد ظفر مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

اینا (Ina) بینن (مغربی افریقہ) میں

نئی احمدیہ مسجد کا شاندار افتتاح

'اینا' بینن کے شمال میں واقع ہے۔ یہ گاؤں دو سال قبل یہاں کے معلمین کی تبلیغی کوششوں سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ گاؤں کے اُس وقت کے امام الحاج جبریل صاحب نے پوری تحقیق کے بعد شرح صدر سے احمدیت قبول کی۔ جس کے نتیجہ میں بعد میں پورا گاؤں بلکہ آس پاس کے بعض دوسرے گاؤں بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔

گاؤں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم امیر صاحب بینن نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر جب یہاں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو بعض معاندین نے اس کی مخالفت کی جس پر گاؤں کے بہت سے لوگ خوفزدہ ہوگئے۔ لیکن امام جبریل مسلسل مخالفین کے سامنے ڈٹے رہے اور اہل گاؤں کو اپنی پوری کوشش سے یقین دلاتے رہے کہ یہ سب مخالفت، احمدیت کی سچائی کا ثبوت ہے۔ بہر حال اس مخالفت کے باوجود مسجد کی تعمیر اپنے آخری مراحل میں داخل ہوگئی جس کے بعد اچانک ایک روز امام جبریل وفات پاگئے۔ اب اس نازک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معاندین احمدیت نے پھر سے مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا جسے گاؤں کے نومبائعین برداشت نہ کر سکے اور اکثریت نے جماعت کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن بہت سے نوجوان اور چند سنجیدہ انصار خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈٹے رہے اور انہوں نے اس کے باوجود جماعت سے اپنے رابطے میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ اس دوران ہمارے معلمین اور مرکزی مبلغ جو اس علاقہ کے لئے مقرر ہوئے وہ بھی بار بار اس گاؤں کا دورہ کرتے رہے اور یہاں لوگوں کو تسلی دلاتے رہے۔ الحمد للہ کہ جماعت کی یہ کوششیں رنگ لائیں۔ گاؤں کے نئے چیف اور دیگر سرکردہ شخصیات نے نئے سرے سے عزم وہمت کے ساتھ احمدیت کے ساتھ وابستگی کا اعلان کیا اور اقرار کیا کہ ہماری کمزوری سے دشمن فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ لیکن اللہ نے ہم میں سے اکثریت کو ان کے بُرے عزائم سے بچالیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ہمیں اللہ کے فضل سے پوری طرح آگاہی حاصل ہوچکی ہے اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر گاؤں کے میئر نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا، انہوں نے اپنی طرف سے اور گاؤں کی جانب سے جماعت احمدیہ کے ساتھ مکمل وابستگی کا اعلان کیا۔

محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں گاؤں والوں کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے آپ کو مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی توفیق دی اور آپ کے ایمانوں کو متزلزل ہونے سے بچالیا۔

۴۵۰ نمازیوں کی گنجائش پر مشتمل ہال اور وسیع صحن پر مبنی یہ خوبصورت مسجد اس روز نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد افراد اس تقریب میں جمع تھے۔

محترم امیر صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب جماعت کو نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی نصیحت کی۔ (رشید احمد طیب مبلغ سلسلہ بینن)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت

بھارت کی مختلف جماعتوں سے جلسہ ہائے یوم خلافت کے انعقاد کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کے نام ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مبلغین، مبشرین اور افراد جماعت کی مساعی میں برکت ڈالتے ہوئے ان کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

شموگہ (کرناٹک)......ناصرآباد (کشمیر)......پنکال (اڑیسہ)...... کالیکٹ (کیرلہ)...... چنتہ کنٹہ (آندھرا)
سکندرآباد۔حیدرآباد (آندھرا)......شملہ (ہماچل پردیس)...... پاکوڑ (جھاڑ کھنڈ) ......کوٹار (تامل ناڈو)
کرڈاپلی (اڑیسہ)......کیرنگ (اڑیسہ)......سورو (اڑیسہ)......بھدرواہ (جموں کشمیر)......ساگر (کرناٹک)......
کوٹپلہ (اڑیسہ)......لکھنؤ (یوپی)......تیماپور (کرناٹک) خدام الاحمدیہ رشی نگر (کشمیر)

اعلان نکاح

مورخہ ۷ر جون بروز جمعۃ المبارک مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نگران دعوت الی اللہ راجستھان نے عزیزہ راشدہ پروین بنت مکرم ظفر اللہ خان صاحب ساکن ساندھن کا نکاح ہمراہ عزیز پیارے میاں ولد مکرم علی محمد خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو (یوپی) پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ قارئین کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کمال الدین خان معلم ساندھن آگرہ)

جماعت احمدیہ سکم (صوبہ گنگٹوک) کی سالانہ کانفرنس کا انعقاد

الحمدللہ مورخہ 02-4-26 بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ سکم کی سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوئی۔ یہ سالانہ کانفرنس گنگٹوک کے مشن ہاؤس میں رکھی گئی تھی۔ اس میں شرکت کے لئے مکرم منیر احمد حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید مکرم نصیر الدین صاحب اور مکرم نسیم احمد صاحب قادیان سے تشریف لائے۔

جے گاؤں، بھوٹان کے بارڈر اور سکم کے گرد و نواح سے نو احمدی اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز زیر صدارت مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان ہوا۔ مکرم حافظ یعقوب علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم منیر احمد صاحب ساجد نے نظم پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار سید فہیم احمد نے تعارفی تقریر کی۔ حاضرین میں زیر تبلیغ افراد بھی موجود تھے۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ اور پھر مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے جماعت کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ محض انسانی فلاح و بہبود کیلئے جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے۔ حسن کارکردگی کے انعامات مکرم صدر جماعت نے معلمین میں تقسیم کئے۔ آخر میں مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے دعا کرائی۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرین نے کھانا تناول کیا۔

دوسرے روز گنگٹوک سے ۱۲۰ کلومیٹر دور پاکینگ کے علاقہ میں احمدیہ مشن ہاؤس میں جلسہ منعقد کیا گیا جو کہ وہاں کے باشندوں کے لئے بہت دلچسپی کا باعث ہوا۔ اور وہاں پر نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ الحمدللہ۔

(سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکم)

جماعت احمدیہ شورت (کشمیر) میں
مجالس انصار اللہ کشمیر کے دوروزہ صوبائی اجتماع کا انعقاد

مورخہ 8 اور 9 ستمبر 2001 بروز سنیچر اتوار شورت میں مجالس انصار اللہ کشمیر کا دوروزہ صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع زیر صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت کشمیر ہوا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصار اللہ کشمیر نے مکرم امیر صاحب کی معاونت فرمائی۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم نذیر احمد عادل صاحب زعیم انصار اللہ شورت نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد پرچم کشائی ہوئی اور انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ بعد میں وادی بھر کے حج بیت اللہ شریف پر گئے جماعت کے حاجی صاحبان کی گلپوشی ہوئی ان میں خواتین بھی شامل تھیں۔ اس کے بعد مکرم نعمت اللہ صاحب آسنور نے انصار اللہ کے تعلق سے خلفائے کرام کے ارشادات پڑھ کر سنائے بعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مشن سرینگر نے کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے کی۔ دونوں مقرر حضرات نے انصار صاحبان کی توجہ تربیت کی طرف مبذول کی۔ اس کے بعد عزیزم محمود احمد عارف نے خاکسار کی نظم سنائی۔ بعدہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصار اللہ کشمیر اور امیر صاحب کشمیر کی تقریریں ہوئیں۔ صدارتی خطاب کے بعد پہلے دن کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے روز کی شروعات نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے درس دیا۔ پھر تمام احباب قبرستان پر اجتماعی دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ اسکے بعد صدر صاحبان زعیم صاحبان قائدین مجالس، مبلغین کرام، معلمین صاحبان و دیگر ذمہ واران جماعت کی میٹنگ منعقد ہوئی اور بہت سارے امور زیر غور لائے گئے۔ آخر میں دعا ہوئی اور اس طرح یہ دوروزہ بابرکت اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جماعت شورت کے انصار خدام اطفال لجنہ وناصرات نے بے حد لگن سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔

(بشیر احمد زاہر شورت نائب ناظم انصار اللہ کشمیر)

دار التبلیغ کٹیہار (بہار) میں تربیتی اجلاس

کٹیہار میں مورخہ 02-5-19 کو نومبائعین کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں ضلع کٹیہار کے مختلف گاؤں سے لوگوں نے شرکت کی۔ مکرم شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم شفیق احمد صاحب معلم نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ مکرم پیر محمد مبلغ کٹیہار نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم اسجاد حسین صاحب نے حضرت امام مہدی کی آمد و علامات پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے تربیتی پہلو پر خطاب فرمایا اور نومبائعین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ
بھدرواہ (کشمیر) کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھدرواہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 2002-5-6 کو بعد نماز عصر مکرم محمد نسیم خان صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز ظہیر الدین قادر نے کی۔ صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ خاکسار نے ترانہ خدام پڑھا۔ عزیز نوید احمد میر نے نظم پڑھی۔

اس اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں مرکز سلسلہ قادیان سے کافی تعداد میں معزز ہستیوں نے شرکت کی۔ چنانچہ صدر جلسہ محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے علاوہ مکرم جلال الدین صاحب نیر۔ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش۔ مکرم جمیل احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم شعیب احمد صاحب۔ مکرم نذیر احمد صاحب منڈاشی صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ مکرم غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ بھدرواہ۔ مکرم محمد اقبال صاحب ملک زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب گیسٹ آف آنر کے طور پر سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

ان سبھی احباب کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ سبھی نے اللہ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کی کارکردگی کی تعریف کی۔ صدارتی خطاب سے پہلے کوئز کا پروگرام ہوا۔ ججمنٹ کے فرائض مکرم جمیل احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم شعیب احمد صاحب نے ادا کئے۔ صدارتی خطاب کے بعد صدر مجلس نے اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ کچھ انعامات مکرم جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد اور کچھ مکرم عنایت اللہ صاحب نگران دعوت الی اللہ جموں نے تقسیم کئے۔ آخر پر صدر مجلس نے دعا کرا کر اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔ اس موقع پر بچوں میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

آپ کے خطوط......آپ کی رائے

اسلامی سوسائٹی انڈیا کے حکیم عبدالغفار انصاری لکھتے ہیں:-

"اٹل بہاری واجپئی وزیر اعظم ہند نے گوا میں اسلام مذہب کی دو متضاد شکلیں بتلا کر دنیائے اسلام اور ہندوستانی مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور ان کے مذہبی جذبات پر حملہ کرکے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو للکار انیز ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس کا جو تحریری و تقریری رد عمل ہوا ہے وہ قدرتی اور فطری امر ہے۔ اس بات کو آپ نے میڈیا کو جاری اپنے وضاحتی بیان میں ازخود تسلیم کر لیا ہے۔

ویسے تو آج کل ہمارے سیاسی لیڈروں کا یہ فیشن عام بن گیا ہے کہ بھری مجلس میں بیان دیکر صاف مکر جاتے ہیں اور میڈیا والوں کو قصوروار ٹھہرا دیتے ہیں کہ انہوں نے ان کا بیان توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ یا یہ کہ ان کے بیان کا یہ مطلب نہیں بلکہ ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا۔

لیکن واجپائی صاحب ہمیں آپ سے ایسی امید ہرگز نہیں تھی۔ کیونکہ ہم آپ کو ایسے سیاسی لیڈروں میں شمار نہ کرتے تھے۔ اس لئے کہ ہم آپ کو ایک اچھے اور سلجھے ہوئے دانشور و شاعر اور کوی بھی سمجھتے رہے ہیں۔ بے شک ان کا تعلق کمل والے شیتل جل کے دھلے سنگھ پریوار سے رہا ہو مگر اس کے باوجود بھی ہم آپ کو پریوار کے حمام سے الگ کچھ صاف ستھرے دماغ والا آدمی تصور کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب ان بیانات سے کیا یہ سمجھ لیا جائے جیسا کہ عام لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ دنیا کے ایک بڑے جمہوری ملک کے وزیر اعظم نہ ہوں بلکہ صرف سنگھ پریوار کے ممبر و نمائندہ ہی ہوں۔

دراصل یہ باتیں تو سنگھ پریوار والے آج کل اپنی قدیم تہذیب ہندتو کے بخار میں مبتلا ہو کر اس کی تمدن کے اثرات و امراض سے متاثر ہو کر ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے پر آمادہ ہیں۔ ان پر ایسی گھبراہٹ چھائی ہے کہ وہ دوسرے مذاہب عیسائی و اسلام مذہب کی تعلیمات سے اس قدر خوف زدہ ہو گئے ہیں جیسے کہ آج کل جدید سائنس و ٹیکنالوجی اور تعلیم و ترقی کے دور میں ہندومت کی قدیم بوسیدہ رسم و رواج اونچ نیچ اعلیٰ ادنیٰ چھوا چھوت کمزور مظلوم دلتوں اور خواتین پر ظلم و ستم ان کے ساتھ نابرابری کا امتیازی سلوک مہلا ستی، دیوداسی، دیوتاؤں پر بلی چڑھ جانے کی رسم و رواج جن سے باغی ہو کر آج کے پڑھے لکھے دانشور و مہذب سوسائٹی سماج دھرم کی تلاش کرنے کے لئے فکر مند ہیں اور غور کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ماحول نے قدامت پسند لوگوں کی نیند حرام کر دی ہے وہ سمجھنے لگے ہیں کہ تو ہم پرستی کے سہارے چلنے والی ان کی دکان و تجارت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ دراصل راج دھرم کے تجارتی دوکانداروں کو اپنی روٹی روزی کی چنتا ستانے لگی تو وہ ہندو مسلم سکھ عیسائی گردوارہ مندر مسجد کے کارڈ، پتے پھینک کر ملک میں انارکی پھیلا کر مذہبی اصلاح چاہنے والوں کا دھیان اس طرف لگانا چاہتے ہیں۔"

درخواست دعا

خاکسار کا بیٹا عزیزم عرفان احمد قادر کافی عرصہ سے بوجہ چھاتی کی تکلیف سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔ بیٹے کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد صادق ساجد معلم پنجاب)

مشرقی تیمور-------ایک تعارف

20 مئی 2002ء کو آزاد ہونے والا دنیا کا نیا ملک

مشرقی تیمور صدیوں کی غلامی کے بعد ۲۰ مئی ۲۰۰۲ کو آزاد ہونے والا ایک نیا ملک ہے اس ملک کو اب اقوام متحدہ کی رکنیت بھی حاصل ہوگئی ہے دنیا کے نقشے پر ابھرنے والے اس آزاد ملک کا عالمی برادری نے بھر پور استقبال کیا ہے۔ مجموعی طور پر چار سو سال تک یہ ملک غلامی کے دور میں رہا ہے۔

آزادی کی لڑائی میں ملک کی اسی فیصد اقتصادیات کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ ایسے میں اسے وسیع پیمانے پر عالمی مدد کی ضرورت ہوگی۔ حلف نامے کی تقریب کے موقعہ پر صدر گساؤ نے کہا کہ انڈونیشیا کے ساتھ لڑائی اب بیتے دنوں کی بات بن چکی ہے۔ اقتصادی تعلقات کو سدھارنے کے لیے مشرقی تیمور نے آسٹریلیا سے اپنے سمندری علاقے میں موجود تیل اور قدرتی گیس کے لیے سمجھوتہ کیا ہے۔ عالمی برادری نے اس نئے وجود میں آنے والی حکومت کے ساتھ نیک خواہشات کا ہاتھ بڑھایا ہے اور آزادی ملنے کے پہلے دن ہی امریکہ ویٹکن سٹی اور چین نے تمور کے ساتھ حکومتی سطح پر تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے صدر کوفی عنان نے آزادی کے پروگرام کے دوران تمور کو اس بات کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ اسے دنیا میں اکیلے رہنے نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آزادی کی شروعات ہے اور اپنی حکومت کی ابتداء ہے جس کیلئے سمجھوتے، کنٹرول، اتحاد اور اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے اب جبکہ ملک نے آزادی حاصل کر لی ہے تو اس کے سامنے اور بھی کئی چیلنج آئے ہیں۔ جناب عنان نے تمور کے عوام کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ملک کے آزاد ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ باقی دنیا کی بھلائی کی ذمہ داری اسکے تئیں ختم ہوگئی ہے۔ بلکہ اقوام متحدہ اور دنیا بھر کے تمام ممالک مستقبل میں بھی اس کی ہر ممکن مدد کرتے رہیں گے۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ سے 2100 کلومیٹر جانب مشرق اور آسٹریلیا کے جنوب میں بحرالکاہل میں موجود ایشیا کے سب سے پچھڑے ملکوں میں ایک مشرقی تمور کی تاریخ دوسرے ملکوں سے آکر بسنے والے لوگوں کا حکومت کرنا اور سامراج وادی طاقتوں کا زبردستی حکومت کرنے کا جیتا جاگتا ثبوت رہا ہے۔ تقریباً 14615 مربع کلومیٹر ایریا میں پھیلے ہوئے اس جزیرہ کی کل آبادی قریباً سات لاکھ چالیس ہزار ہے۔ 1976 میں انڈونیشیا کے قبضہ میں پوری طرح آنے سے پہلے تقریباً ساڑھے تین سو سال تک پرتگال کی حکومت کے تحت رہا تھا۔

اس ملک کی غلامی کی تاریخ کافی پرانی ہے۔ جس کی ابتداء 1642ء میں ہوئی تھی۔ جب پرتگال نے اس جزیرہ پر چڑھائی کر کے یہاں اپنا تجارتی اڈہ کھول دیا تھا۔ 1859ء میں ڈچ لوگوں کے ساتھ ہوئے ایک سمجھوتے کے تحت اسکا مغربی حصہ جہاں ڈچ لوگوں کے قبضہ میں رہا وہیں مشرقی حصہ پر پوری طرح پرتگال کا قبضہ منظور کر لیا گیا۔

اگست 1975ء میں پرتگال نے یہاں سے اپنی حکومت ختم کر لی۔ لیکن تمور کی قسمت میں آزادی نہیں لکھی تھی۔ اسی سال دسمبر میں انڈونیشیائی فوج نے اس پر حملہ کر کے اسے اپنے ایک صوبہ کے طور پر قبضہ میں لے لیا۔ تمور پر انڈونیشیا کی حکومت کا تمام اقوام نے ہمیشہ مخالفت کی۔ امریکہ کی طرف سے بھی اسے کبھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ صرف آسٹریلیا ہی ایک ایسا ملک تھا جسنے 1975ء میں تمور پر انڈونیشیا کی حکومت کو تسلیم کر لیا تھا۔ یہ بات دوسری ہے کہ تسلیم نہ کئے جانے کے باوجود بڑی بڑی حکومتوں کی مخالفانہ مہم کے تحت انڈونیشیا کو امریکہ، برٹین اور آسٹریلیا کا ساتھ ہے۔ اور یہ حالت بہت ہی فکر مندی والی ہے۔ انڈونیشیا میں مالی بحران کی وجہ سے 1998ء میں صدر جمہوریہ سوہارتو کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا تھا۔ انکے حکومت سے ہٹتے ہی تمور کی آزادی کا راستہ کھلنے لگ گیا کیونکہ سوہارتو کے قائم مقام بی جے حبیبی نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالتے ہی 1999ء میں تمور کے بارہ میں اپنی حکومتی رائے میں غیر معمولی بدلاؤ لاتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر تمور کے عوام انڈونیشیا کی حکومت کے تحت نہیں رہنا چاہتے تو اسے آزاد کیا جا سکتا ہے۔

اس فیصلہ کے تحت عوام کی رائے جاننے کیلئے 30 جنوری 1999ء کو امریکہ کی دیکھ ریکھ میں تمور میں عوامی انتخاب کروایا گیا۔ جسمیں تموری عوام نے 24 سال سے جاری انڈونیشیا کی جارحانہ حکومت سے آزاد ہونے کے حق میں ووٹ دیا۔ حالات سازگار ہو پاتے کہ اس سے پہلے ہی ملک میں انڈونیشیائی فوج کے خلاف بغاوت بھڑک اٹھی۔ جسمیں سینکڑوں شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ایک اندازہ کے مطابق انڈونیشیا کی جارحانہ حکومت کے دوران ملک کی تقریباً ایک چوتھائی آبادی جدو جہد، بھوک مری یا بیماریوں کی وجہ سے ماری گئی۔ آخر کار 1999ء میں اقوام متحدہ نے مشرقی تمور کو پوری طرح اپنی نگرانی میں لے لیا۔

......❀❀❀......

درخواست دعا

محترمہ نسیم اختر صاحبہ آف ہالینڈ اپنی اور اپنے بچوں کی صحت وتندرستی و دینی و دنیاوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔

(مظفر احمد ظفر قادیان)

مسلمانوں کے خلاف تقسیم کئے جانے والے پمفلٹ

وشوا ہندو پریشد کے ذریعے گجرات میں دو صفحات پر مشتمل ایک پمفلٹ بڑی تعداد میں تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ نیلے رنگ میں یہ پمفلٹ وی ایچ پی کے خازن چینو بھائی پٹیل نے جاری کیے ہیں ان پمفلٹ کا مقصد ہندوؤں میں بیداری پیدا کرنا ہے اور ہندوؤں سے خطاب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ''مسلمانوں کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ کرتے ہوئے ہندوستان کو بچایا جائے''

شہر میں اس قسم کے پمفلٹ صبح چہل قدمی کرنے والوں اور ٹریفک سگنل پر رکی موٹر گاڑیوں کے سواروں کو دیئے جاتے ہیں جبکہ مکانات کے لیٹر بکس میں بھی پمفلٹ ڈال دیئے جاتے ہیں۔ پمفلٹ میں اس طرح سے مخاطب کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ ''میں آج ذاتی طور پر آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ پر بات کرسکوں۔ آپ اس ملک کے ایک اہم اور ذمہ دار شہری ہیں۔ لیکن آپ اور آپ کے اہل خانہ کی زندگی خطرے میں ہے۔ میں آپ کے پاس اس خطرے سے آگاہ کرنے آیا ہوں''

اس پمفلٹ کے بارے میں معلومات کے لیے چینو بھائی سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ پمفلٹ وی ایچ پی نے سرکاری طور پر چھاپا ہے اور ہم نے اسے جاری کیا ہے۔

اس پمفلٹ میں مشاہدات اور مشوروں کو خطرناک قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان میں کہا گیا ہے سیکیورٹی گارڈ ہوتے ہوئے بھی آپ کی حفاظت کی کیا ضمانت ہے۔ غدار اور دہشت گرد ٹڑکوں میں آکر آپ کے سیکوریٹی گارڈ کو قتل کر سکتے ہیں اور بنگلے میں داخل ہو کر وہ آپ کو ڈرائنگ روم یا بیڈروم میں قتل کرسکتے ہیں۔

پمفلٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ جو ہندو مسلم اتحاد کی باتیں کرتے ہیں وہ اپنے مذہب کے مفاد میں کارم کرتے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں مین کسی قسم کی یکسانیت نہیں ہے۔ مسلمان بھارت کو مادر وطن نہیں سمجھتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارگی ایک ڈرامہ ہے اور اس کو زبردستی ٹھونسا جا رہا ہے۔ جس دن ان (مسلمانوں) کی آبادی ۲۵۔۳۰ فیصد ہو جائے گی تب ہندوؤں کے لیے خطرہ بڑھ جائے گا اور وہ ہندوستان کو کئی پاکستان میں تقسیم کر دیں گے اور اسلام کے سبز پرچم دہلی میں لال قلعہ پر لہرادیں گے۔

گودھرا میں انہوں نے ایودھیا سے واپس لوٹ رہے رام سیوکوں کو قتل کیا۔ گودھرا میں جلے ہوئے ڈبے دیکھ کر جسٹس ورما بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کارسیوکوں کے ساتھ کیا ہوا؟ گودھرا تو صرف ایک نمونہ ہے۔ اس قسم کے واقعات بار بار پیش آئیں گے۔ اسلام کے ان مسائل سے نمٹنا ضروری ہے۔ تمام ہندوؤں کو اس کے لئے تعاون کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے آپ کو منظم کرنا ہوگا اور ہندو تنظیموں کے ساتھ وابستہ ہو کر ان کی مالی امداد کرنی ہوگی۔

پمفلٹ کے مطابق وشوا ہندو پریشد ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا میں مسلمانوں کی سب سے طاقتور تنظیم ہے۔ گودھرا کے بعد وی ایچ پی کے متعدد لیڈروں کے خلاف کیس درج کئے گئے ہیں اور ان کی اکثریت جیل میں ہے۔ انہوں نے اپنے ملک، مذہب اور معاشرے کے لئے اپنی جانیں قربان کر دی ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ جیل میں قید و بند افراد کے خاندانوں کی حفاظت کریں آپ صرف اپنے دھرم کا پالن کریں۔

(انقلاب ممبئی 02-4-14)

ہمارا ایک ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے

مکرمی! ہم ہندوستان میں اتنی بڑی اقلیت ہونے کے باوجود ذلیل وخوار ہیں جس کسی کا جب دل چاہے ہمیں لوٹ لے، جلا ڈالے، کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ ہماری کوئی مرکزی لیڈر شپ نہیں کوئی مشترکہ لائحہ عمل (Common Strategy) نہیں۔ ہر پلیٹ فارم پر چاہے وہ مذہبی ہو یا سیاسی ہم بکھرے ہوئے ہیں۔ جس کے دل میں جو آئے وہ کرتا ہے۔ جگہ جگہ ہم مار کھا رہے ہیں۔ اللہ جانے ہمیں کب عقل آئے گی! کیا دنیا میں اقلیتیں نہیں ہیں؟ کون سا ایسا ملک ہے جہاں اقلیتیں نہیں ہیں؟ کیا وہ اسی طرح ذلت و رسوائی کے ساتھ جیتی ہیں؟

جہاں تک مذہبی فرقہ بندیوں کا سوال ہے ہمارا ایک ہونا اگر ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ لیکن اگر ہمیں ہندوستان میں باعزت زندگی گزارنا ہے تو ہمیں سیاسی سطح پر ایک ہونا پڑے گا۔ جب تک اپنی سیاسی اہمیت اپنے ہم وطنوں سے نہیں منواتے ہم بے وزن ہی رہیں گے۔ سری لنکا کے مسلمانوں کی طرح اگر ہمارے ووٹ کسی ایک ہی پارٹی کے حق میں ہمارے مشترکہ فیصلے کے تحت پڑیں تو ہم اس سیاسی پارٹی سے Bargain کی پوزیشن میں آسکتے ہیں اور مسلمانوں کو حکومت کے ہر شعبہ میں مناسب نمائندگی مل سکتی ہے۔ ہماری بقا کے لئے یہ اقدامات بے حد ضروری ہیں۔ ہمیں اپنے ہوش و حواس نہیں کھونا چاہئے بلکہ فہم و فراست سے کام لے کر کوئی مناسب راستہ تلاش کرنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر شخص کی ذمہ داری ہیکہ وہ اپنے وطن کے ان بدلتے ہوئے حالات پر غور فکر کرے اور مشترکہ مناسب قدم اٹھائے۔ سیاسی سطح پر ایک ہونا ہی ہمارے لئے بہترین حکمت عملی ہوسکتی ہے۔

(انقلاب ممبئی ۲۷ مارچ ۲۰۰۲)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

ارشاد فرمائیں گے یہ اعلان دوستوں نے سنا تو بے تابی سے جمعہ کا انتظار کرنے لگے مگر دشمنوں نے سمجھ لیا کہ جمعہ کا اعلان ان پر بھاری ہو سکتا ہے اور ان کے عزائم کو خاک میں ملا سکتا ہے۔ دوست، احباب، مجاہدین، اور مریدین جمعہ کے دن حضرت کی زبان سے جہاد کی باتیں اور قتال کا پیغام سننے کی تیاری کر رہے تھے بالآخر دشمنوں نے اس نور کو بجھانے اور امت مسلمہ کے سینے پر دار کرنے کا عزم کر لیا جمعرات کا دن طے ہو گیا جس دن کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کیلئے برکت رکھی ہے معلوم نہیں حضرت نے صبح اپنے رب سے ملاقات کیلئے کتنی آہ وزاری کی ہوگی۔

حنابندی

آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں حاضری کیلئے غسل کیا نیا جوڑا زیب تن کیا، خوشبو لگائی، تسبیح ہاتھ میں لی، زبان پر ذکر الٰہی جاری تھا کہ قدرت کی جانب سے بلاوا آ گیا اور اللہ اللہ کرتے شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہو گئے۔ اس پر بھی بس نہیں، قدرت نے اس بہشتی دولہے کی خود حنابندی فرمائی اور ستر سال کے اس بہشتی جوان کو گل ولالہ کی بجائے شہادت کے لہو کا گلوبند پہنایا گیا۔

اسے قدرت الٰہی کا کرشمہ کہیے یا حضرتؒ کی محبوبیت کا راز! کہ حنابندی میں تکوینی طور پر اس کا بھی خیال رکھا گیا کہ غازۂ حسن ملتے ہوئے صرف آپ کی داڑھی مبارک کو خون سے رنگین کیا گیا لیکن آپ کے رخ زیبا پر خون کا ایک قطرہ تک نہیں آنے دیا گیا کہ کہیں حسن ومحبوبیت میں فرق نہ آ جائے۔

سچ ہے کہ ”من احب لقاء اللہ احب اللہ لقائہ“ کے مصداق جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں۔ یہ لقاء الٰہی کی محویت ہی تھی کہ سفاک قاتلوں نے آپ کے جاں نثار رفیق اور ڈرائیور عبدالرحمٰن شہید پر فائرنگ کی پھر ان درندوں نے یکے بعد دیگرے چار گولیاں آپ کے نحیف ونزار جسم میں پیوست کر دیں اور حضرت اقدس کو شہید کر دیا۔ مگر آپؒ کے چہرہ انور پر کسی دہشت کے آثار نہیں تھے بلکہ نہایت ہشاش بشاش اور مسکراتے چہرہ کے ساتھ جام شہادت نوش فرما کر اس ارشاد الٰہی: ”یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی“ (پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر شامل ہو میرے بندوں میں، اور داخل ہو میری بہشت میں) کی جیتی جاگتی تصویر

تھے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی پوری زندگی ہی دین اسلام کی سربلندی کیلئے وقف تھی اس لئے وہ کسی ایک شعبہ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ ان کی خدمات دین کے تمام شعبوں کو محیط ہیں اس لئے آپکو اپنی ذات میں انجمن کہنا زیادہ مناسب ہے آپ کی ان خدمات کی وجہ سے آپ کو ”ترجمان علماء اہل حق“ کا خطاب بھی دیا گیا۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ”میرے ہم نام وہم کام“ کہا کرتے تھے اور اپنے مدرسہ کا مدار قرار دیتے۔

ابھی تو تحریک ختم نبوت کو انکی ضرورت تھی

ابھی تو ختم نبوت کے دفاع کی مسند کو ان کی ضرورت ہے، ابھی طالبان علوم نبوی نے اپنی پیاس بجھانی ہے، ابھی تو قلم وکاغذ کی بزم تشنہ ہے، یہ دعائیں ان آسمانوں تک پہنچ رہی تھیں جہاں کا فیصلہ کچھ اور تھا دہاں تو حور وملائکہ استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے۔ جنت اللہ کے راستے میں تھک کر چور ہونے والے مرد مجاہد کو اپنی آغوش میں لینے کیلئے بیتاب تھی۔ حوریں پاک آنکھوں کے بوسے لینے کیلئے بے چین تھیں اور اکابر کی ارواح اپنے فرزند جلیل سے ملنے کی مشتاق تھیں زخمی ہونے کی اطلاع کے تھوڑی دیر بعد لرزتی آوازیں دل تھام کر ایک دوسرے کو یہ خبر دے رہی تھیں کہ حضرت شہید ہو گئے ہیں کسی کا دل اس خبر کو ماننے کیلئے تیار نہیں تھا۔ مگر خبر سچی تھی سودا پکا ہو چکا تھا رب تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کی جان جنت کے بدلے خرید لی تھی ہر دم دیوانوں کی طرح اللہ اللہ کہنے والا اب اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا مہمان تھا اس کی روح نئی زندگی پا چکی تھی جبکہ اس کا خون سے مہکتا دمکتا جسم اسلام کی زندگی اور اس کی عظمت کی گواہی دے رہا تھا وہ سازش جو بڑے کافروں نے منافقوں کے ساتھ مل کر سوچی بظاہر کامیاب ہو چکی تھی ختم نبوت کے دفاع کی مسند آہیں بھر رہی تھی طلبہ خود کو یتیم محسوس کر رہے تھے اور معرفت کے چشمے سے پیاس بجھانے والے خون کے آنسو رو رہے تھے۔ ان سب کے درمیان اللہ کا سچا عاشق ہنستا، مسکراتا خون میں نہاتا اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ چکا تھا۔

حضرت آخر میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کو تو شہادت مبارک ہو مگر ہم آپ کے بغیر خود کو تنہا محسوس کر رہے ہیں۔ آپ تو اپنے محبوب کے سائے میں چلے گئے مگر ہمیں آپ کے سائے کی بہت ضرورت تھی۔ حضرت ہمارا عزم تھا کہ ہم آپ کی سرپرستی میں کشمیر کو آزاد کروائیں گے، حضرت ہماری تمنا تھی کہ ہم اپنے قیدی بھائیوں کو چھڑا کر آپ جیسے اکابر کے پاس لائیں گے اور آپ سے دعائیں لیں گے۔ حضرت ہماری خواہش تھی کہ ہم بابری مسجد کو دوبارہ بنا کر آپ کے مغموم دل کو خوش کریں گے۔ حضرت آپ کی مسکراہٹ ہمارا اسلحہ آپ کی دعائیں ہماری قوت اور آپ کی سرپرستی ہماری پونجی تھی۔ حضرت کڑی دھوپ کے اس دشوار سفر میں آپ جیسے سایہ دار درخت ہماری راحت تھے۔ حضرت ہم بے حد غمگین ہیں ہمارا دل پریشان اور آنکھیں اشکبار ہیں مگر ہم زبان سے وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو ہمارے مالک کو راضی کرنے والا ہے۔

”انا للہ وانا الیہ راجعون، اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا، اللھم لا تحر منا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔“

یا اللہ اے دو جہان کے مالک اے کمزوروں اور مظلوموں کے مددگار اے مجاہدین سے محبت کرنے والے آقا ہم اس صدمے سے نڈھال ہیں، ہم کس سے تعزیت کریں، ہم تو خود تعزیت کے حقدار ہیں، اے غیاث المستغیث! آپ حالت اضطرار میں مشکل کشائی فرماتے ہیں، اور اندوہناک حالات میں سہارا دیتے ہیں اس مشکل گھڑی میں ہماری مدد فرما اور ہم پر رحم فرما۔ اے رب غفور وشکور ہمارے حضرت کی عظیم قربانی کو قبول فرما اور ہماری لڑکھڑاتی صفوں کو حوصلہ عطا فرما۔

حضرت مبارک ہو، کروڑوں بار مبارک ہو آپ نے جام شہادت پی لیا مگر ہم ابھی تک منتظر ہیں۔

(اداریہ پندرہ روزہ جیش محمد کراچی)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خلفائے کرام (جن میں سے کئی اب پاکستان میں قید ہیں-ناقل)

یوں تو ہزارہا لوگوں کا آپ سے اصلاح کا تعلق رہا ہے لیکن کئی ایک خوش نصیب ایسے ہیں جنہیں حضرت والا نے خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ملک کی دینی جماعتوں کے اکثر وبیشتر قائدین آپ کے خلفائے کرام ہیں۔ آخری دو تین سالوں میں آپ نے بہت سے علمائے کرام کو خلافت سے نوازا جنہوں نے اگرچہ باضابطہ آپ سے بیعت نہیں کی تھی لیکن اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ حضرت بہت جلدی میں ہیں اور اپنے بزرگوں کی طرف سے عطا کردہ امانت کو آگے اہل لوگوں کی طرف پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ کسی کو جیل میں خلافت بھجوائی جا رہی ہے اور کسی کو میدان عرفات میں...... کسی کو اپنے گھر بلا کر خلافت دی جا رہی ہے اور کسی کے گھر خود جا کر خلافت دے رہے ہیں۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اہل حق کی قیادت کو خلافت سے نواز کر انہیں ایک امیر کے ماتحت کرنا چاہتے ہیں۔ دشمن اپنی دوربین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ یہ شخص آگے چل کر اس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو راستے سے ہٹا دیا گیا یوں تو آپ کے خلفاء کی تعداد پچاس حضرات پر مشتمل ہے لیکن چیدہ چیدہ شخصیات کا ذکر خیر کیا جا رہا ہے جو اس وقت دینی جماعتوں کی قیادت فرما رہے ہیں:

1 حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

2 حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب امیر مرکزیہ جمعیت علمائے اسلام...... پاکستان

3 حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب امیر جیش محمدؐ...... پاکستان

4 حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب صدر سپاہ صحابہ...... پاکستان

5 حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مرکزی راہنما تبلیغی جماعت...... رائے ونڈ

6 حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت...... سندھ

7 حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت...... ملتان

8 حضرت مولانا عبدالقیوم نعمانی...... کراچی

9 حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

10 حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

11 حضرت مولانا منظور احمد الحسینی انچارج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت...... لندن برطانیہ

12 حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان مدیر اقرء روضۃ الاطفال...... کراچی

13 حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدیر ماہنامہ بنیات...... کراچی

14 حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ شہید...... ساہیوال

(خطبات لدھیانوی ص 62-53 شائع کردہ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
✆ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol:51 Wednesday 3rd July 2002 Issue No.27

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

جب تحفظ ختم نبوت کے نائب عالمی امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے دہشت گرد تنظیم جیش محمد کے امیر مولانا مسعود اظہر کے ہاتھ پر جہاد افغانستان کی بیعت کی تھی

مولانا نے کہا" میں مسعود اظہر کے ہاتھ پر سب سے پہلے جہاد کی بیعت کرتا ہوں"

امیر جیش محمد مولانا مسعود اظہر کے قلم سے

تحفظ ختم نبوت کے نائب عالمی امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی (جنہیں کراچی میں ان کے مخالف انتہاپسندوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا) نے طالبان کے حق میں جہاد کرنے کیلئے دہشت گرد تنظیم جیش محمد کے امیر مسعود اظہر اور اس جیسے ہزاروں انتہاپسندوں کو طالبان کے حق میں جہاد کرنے کیلئے کس طرح تیار کیا تھا ذیل میں جیش محمد کے امیر کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے:
یہ تمام داستان دارالعلوم دیوبند سے شائع ہونے والی کتاب " خطبات لدھیانوی "میں تحریر ہے جو کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے شائع ہوئی ہے۔

بیعت علیٰ الجہاد

جیش محمد (ﷺ) کے امیر مولانا مسعود اظہر رقمطراز ہیں۔ چند مہینے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھئے کراچی کی مسجد الفلاح جو آج اشک بار ہے اس دن کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ حال کا شاہد اور مستقبل کا شہید عجیب شان کے ساتھ اس مسجد کے محراب میں منبر کا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اس نے اپنی نظر میں ایک چھوٹے سے مجاہد (مولانا مسعود اظہر) کو یوں بٹھا دیا تھا جس طرح شفیق ماں اپنے لاڈلے بیٹے کو گود میں بٹھاتی ہے اور منبر پر اسی مرد درویش کا ایک باصفا اور اہل مرید مجمع سے مخاطب تھا وہ مجاہدین کے حال اور مستقبل کو بیان فرما رہا تھا۔ بیان کے دوران اس نے نہایت عزم کے ساتھ اعلان کیا کہ آج علمائے کرام نے مجاہدین اسلام کے قافلے کو متحد کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ ابھی یہ الفاظ سامعین کے کانوں سے ٹکرائے ہی تھے کہ محراب میں بیٹھے ہوئے عظیم مجاہد نے اپنے دونوں ہاتھ ساتھ بیٹھے ہوئے چھوٹے مجاہد کے ہاتھوں پر رکھ دئے اور کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دینے والا اعلان فرمایا'' میں اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے جہاد کی بیعت کرتا ہوں یہ میری جہاں تشکیل کرے گا میں وہاں جاؤں گا۔'' اس بیان نے منبر پر موجود درد مند خطیب پر اور پورے مجمع پر رقت طاری کر دی خطیب نے تقریر چھوڑ دی اور روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ان چاروں ہاتھوں پر اپنے دو مبارک ہاتھوں کا اضافہ کر دیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں افراد تکبیر کے بلند نعروں کے درمیان بیعت علی الجہاد کے مبارک عمل کو زندہ کرنے لگے۔ کافروں اور اسلام دشمنوں نے اس گھڑی ایک فیصلہ کر لیا تھا۔ اوپر سے نیچے تک وائر لیس اور سٹیلائٹ فون بج اٹھے تھے۔ نام کے سفید اور کام کے کالے محلات میں ماتم برپا تھا۔ بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر بکھرے خون کے بعد بیعت علیٰ الجہاد کا یہ منظر اپنوں اور غیروں کو بہت کچھ بتا رہا تھا بہت ساری باتیں سمجھا رہا تھا۔ ایک ایسی بات بھی ارشاد فرمائی جس نے سمجھنے والوں کے دل دہلا دئے۔ انہوں نے اللہ کے بھروسے پر ایمانی فراست کی روشنی میں ارشاد فرمایا:'' میں بستر کی موت نہیں مروں گا میں شہید مروں گا۔'' یہ اعلان کوئی رسمی جملہ یا جذباتی نعرہ نہیں تھا مرد حق نے جو کہا تھا اس کی تیاری فوراً شروع فرما دی۔

افغانستان کا سفر

پھر وہ دن بھی آ پہنچا جب یہ مرد حق اپنے رفقاء کرام کے ساتھ کراچی سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے افغانستان کی پاکیزہ سرزمین میں داخل ہوا۔ قندھار کے گورنر نے استقبال کیا اور دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت امیر المومنین خود ملاقات کیلئے تشریف لائے اور دیر تک مسلمانوں کے دو عظیم قائد آمنے سامنے بیٹھے رہے۔ وفد کے اراکین نے خوب باتیں کیں مگر مرد حق خاموش رہا اور دعاؤں سے نوازتا رہا۔ کئی وزرائے کرام نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ قوانین کا جائزہ لیا۔ وقت تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ افغانستان میں خوشی کی ایک لہر تھی مگر سب حیران تھے کہ مرد حق بالکل خاموش ہے زبان پر ذکر جاری رہتا ہے اور آنکھیں اسلام کی عظمت کے مناظر دیکھ کر آبدیدہ ہوتی ہیں۔ ہر ملنے والے کو دعاؤں کا انمول تحفہ ملتا ہے۔ مگر امام غزالی اور امام رازی کے نکتے بیان کرنے والی شخصیت اور شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ کا شارح کچھ نہیں فرماتا۔

اسلامی حکومت نے قندھار سے کابل کے لئے طیارے کا بندوبست کر دیا فضائیہ کا سربراہ دھوپ میں کھڑا الوداع کہہ رہا تھا مرد حق کی آنکھوں میں چمک اور زبان پر ذکر پہلے سے تیز تھا۔ کابل میں اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں۔ مجاہدین کے معکسر میں تشریف لے گئے تو فائرنگ سے پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ جی ہاں مجاہدین استقبال کر رہے تھے اس شخص کا جس کے استقبال کی آسمانوں پر تیاریاں تھیں۔ محاذ جنگ قریب تھا۔ مرد حق کی گاڑیوں کا قافلہ اگلے مورچوں پر جا پہنچا۔ مجاہدین کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ دشمن سامنے تھا موت ہر طرف رقص کر رہی تھی، مگر مرد حق پر سکون تھا، کلاشنکوف کو لوڈ کیا گیا اور پھر تسبیح پر چلنے والی اور قلم کو طوفانی رفتار سے چلانے والی انگلیاں حرکت کرنے لگیں، تڑتڑ کی سحر انگیز آواز نے کفر اور نفاق کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ جی ہاں بوڑھا مرد حق کسی جوان مجاہد کی طرح دشمن پر فائرنگ کر رہا تھا۔

مجاہدین کا عشائیہ

رات کو مجاہدین نے عشائیہ دیا نامور کمانڈر دو زانو بیٹھے تھے مگر اللہ کی ملاقات کا متمنی اپنی تسبیح میں اور مجاہدین کیلئے دعاؤں میں مگن رہا ائیر پورٹ واپسی پر گاڑی میں دو باتیں فرمائیں۔ پہلی یہ کہ یہاں کوئی داڑھی منڈا نظر نہیں آیا بے حد خوشی ہوئی صرف ایک فرد نظر آیا وہ بھی غیر ملکی تھا دوسرے یہ کہ اللہ کرے احمد شاہ مسعود کا کانٹا جلد نکل جائے تاکہ امارت اسلامیہ مضبوط ہو پہلی بات میں خوشی جھلک رہی تھی جب کہ دوسری بات میں اپنے مجاہدین کیلئے ایک پیغام تھا، ایک حکم تھا جی ہاں! ایسے لوگ اسی انداز میں حکم دیا کرتے ہیں، اور سننے والے سمجھ لیتے ہیں، اللہ کرے مجاہدین کو ان کا یہ حکم پورا کرنے کی سعادت مل جائے، مجاہدین نے کابل میں بھی جنگی جہاز کا بندوبست کیا، تاکہ مرد حق قندھار جا سکے۔ جہاز میں سب نے بولنے کی کوشش کی بعض چہروں پر تشویش بھی نمایاں تھی مگر مرد حق کی زبان اور دل سے ذکر جاری تھا اور چہرے پر سکون ہی سکون تھا البتہ کبھی کبھار کسی مجاہد پر نظر پڑتی تو مسکراہٹ کا تحفہ اس کا مقدر بن جاتا قندھار ائیر پورٹ پر جہاز اترا تب کھڑے ہونے سے پہلے ایک کمانڈر کا بلا کر گلے سے لگایا اور دعائیں دیں۔

افغان وزیر خارجہ سے ملاقات

رات کو افغان وزیر خارجہ سے ملاقات تھی سوال و جواب کا سلسلہ جاری تھا مرد حق کی خاموشی بدستور قائم تھی سوال کرنے والوں نے ایک دو سوال عجیب قسم کے کر ڈالے تو مرد حق نے انہیں نصیحت فرمائی غالباً وہ امارت اسلامیہ کے بارے میں کسی طرح کی سیاسی بات سننا گوارا نہیں کرتے تھے انہیں تو احمد شاہ مسعود کا وجود بھی گوارا نہیں تھا اور ایسا لگتا تھا کہ وہ امارت اسلامیہ کی حفاظت کیلئے تشریف لائے ہیں جو شخص بھی انکی نظر میں کچھ کرنے کی طاقت رکھتا تھا اسے ترغیب دیتے تھے کہ اس کانٹے کو نکال دو، بدقسمت احمد شاہ مسعود کی شقاوت کیلئے اتنا ہی کافی ہے اور اس مرد قلندر کا دورہ اس کی تباہی کا باعث بنے گا، ایسا سبھی محسوس کر رہے ہیں مرد حق واپس کراچی تشریف لے آیا شہادت کا شوق افغانستان کے مورچوں پر پورا ہو سکتا تھا لیکن ختم نبوت کے اس محافظ اور اسلامی نظریات کی سرحدات کے اس پہریدار کی ڈیوٹی حضرت بنوریؒ کراچی لگا کر گئے تھے تب کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنا مورچہ چھوڑ دیتا۔ افغانستان سے واپسی پر جوش جہاد اور بڑھ چکا تھا لوگ ان کی زبان سے افغانستان کے حالات سننا چاہتے تھے مگر خاموشی نہیں ٹوٹی آگے کی تیاری کے وقت کو باتوں میں ضائع نہیں کیا گیا مگر یہ ارادہ کر لیا گیا کہ جمعۃ المبارک کے دن حضرت اس بارہ میں کچھ

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں